

قادیانیت اور برطانوی استعمار

۱۔ مرزائیت کی اصل بنیاد دین نہیں سیاست ہے۔ اس کا مطالعہ دینی اعتبار سے نہیں بلکہ سیاسی اعتبار سے کرنا چاہئے۔ ان سے مذہبی بحث چھیڑنا ہی غلط ہے۔ ان کا نفسیاتی تجزیہ کرنا چاہئے جیسا کہ علامہ اقبال کا خیال ہے۔

۲۔ اگر ہم سلطان ٹیپو کی شہادت ۱۷۹۹ء سے لے کر بہادر شاہ ظفر کی گرفتاری ۱۸۵۷ء تک کے احوال و واقعات پر نظر رکھیں تو ہمیں مرزا غلام احمد کی نبوت اور ان کے جانشینوں کی خلافت کے احوال و ظروف کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس کی نیو رکھنے میں بالواسطہ اور بلا واسطہ کون سے عوامل و محرکات کا ہاتھ شامل رہا ہے۔

۳۔ انگریزوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے ہاتھ سے سلطنت لے کر محسوس کیا جیسا کہ سرولیم میور لیفٹیننٹ گورنر یوپی نے کہا تھا کہ برطانوی عملداری کی راہ میں دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک محمدؐ کی تلوار اور دوسرا محمدؐ کا قرآن۔ محمدؐ کی تلوار کو تخیل کے نظریہ سے توڑنا چاہا۔ بعض مذہبی فرقے اور ان کے فتاویٰ ممد ہوئے۔ لیکن انگریزوں کو مسلمانوں کی اجتماعی نفسیات سے اندازہ ہوا کہ مسلمان بالفاظ اقبال ایک ہی چیز سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ ربانی سند ہے۔ مرزا غلام احمد نے یہ فرض بکمال انجام دیا۔ جہاد منسوخ کیا گیا تو اس طرح محمدؐ کی تلوار کے لیے نیام بنا چاہا۔ خود کو محمدؐ کی مثل (خاکم بدہن) کہا اور اس طرح قرآن سے جہاد کی آیات ساقط کرنا چاہیں۔ نتیجہ سرحد سے ملحق پنجاب کے قلب میں بیٹھ کر برطانوی شہنشاہیت کی غلامی کی لیے الہامی بنیاد قائم کی۔ فی الجملہ مرزائیت سیاسی دینیات کا درجہ رکھتی ہے۔

۴۔ مرزا صاحب نے یہی نہیں کیا بلکہ اس عمارت کی نیو اٹھانے کے لیے انہوں نے مسلمانوں کی ذہنی زمین کو ہموار کرنا چاہا۔ آب و ہوا کا رخ بدلا غرض وہ مسلمان جو ٹیپو کے جہاد میں شعلہ جوالہ ثابت ہوئے تھے، جنہوں نے سراج الدولہ کے وجود میں تلوار کی آہود رکھی تھی، جو بہادر شاہ ظفر کے عہد میں جنگ آزادی کا مواد لے کر اٹھے تھے، ان کے

باقیات سید احمد شہید کی تحریک اور اس کے بڑے وبار جنگ امیڈ کے نتائج و اثرات، انبالہ، پٹنہ راج محل، مالوہ اور پٹنہ میں علماء کے پانچ مقدمات، علماء کا شوق جماد و شہادت، سرحدی علاقے میں جماد و غزا کی فراوانی ان تمام واقعات نے مرزا غلام احمد کے وجود کو برطانوی مصلح و مقاصد کی خاک سے اٹھایا اور وہ مسلمانوں کے مزاج کا رخ بدلنے میں منہمک ہو گئے۔

مرزا غلام احمد کی خصوصیات

انہوں نے مسلمانوں کو فضول مذہبی مباحث میں الجھا دیا مثلاً

- (الف) برطانوی فاتحوں سے ہٹا کر برطانوی پادریوں سے الجھا دیا جس سے کموار کی جگہ زبان نے لے لی اور جماد کی امنگ سرد پڑ گئی۔ ذہنی زاویے بدل گئے۔
- (ب) آریہ سماجیوں سے اس طرز کے مناظروں کی نیو رکھی کہ دشنام کے جواب میں دشنام کا جھگڑا اٹھا اور مرزا صاحب کے جواب میں ستیارتھ پر کاش کے اس باب کا اضافہ ہوا جس میں قرآن و سنت و رسالت پر سب و شتم کیا گیا۔
- (ج) خلافت کے تصور پر بحثیں ہونے لگیں کہ یہ ایک مذہبی ادارے کو مستلزم ہے یا کسی اسلامی ریاست کا فرمانروا، ان مسلمانوں کا بھی خلیفہ ہو سکتا ہے جو اس کی فرمانروائی کے علاقہ میں آباد نہ ہوں، حکومت غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہو اور وہ اس کی رعایا ہوں۔

(د) ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام

(ه) اولی الامر منکم کی شرحیں

(و) احادیث میں مہدی کے ورود کی پیش گوئی کا مطلب اور نوعیت

اس فضا کے پیدا ہوتے ہی انگریزوں کو استحکام سلطنت کا موقع مل گیا۔ مسلمانوں کے فکر و عمل کا میدان بدل گیا اور یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کے نتائج و اثرات ایک پراسرار و حیرت انگیز تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتے تھے جس سے برطانوی عہد میں مسلمانوں کی ذہنی ویرانی اور قومی بربادی کا پورا نقشہ معلوم ہو سکتا ہے۔